روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۴۴۹۰۰ ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۰ | اتوار ۱۰- شعبان ۱۴۱۴ھ '۲۳- صلح ۱۳۷۳ ہش '۲۳- جنوری ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹی وی کے پروگرام بات چیت میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشادات

اللہ کے حضور پیش کئے جانے والے تحفے بہت بڑھاکر واپس ملیں گے

محترمہ ساجدہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب کی صحت یابی کیلئے دعا کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ۱۴- جنوری ۱۹۹۴ء کو فرمودہ ارشادات کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

لندن:- ۱۴- جنوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج بھی انٹرنیشنل احمدیہ ٹی وی (MTA) پر رات آٹھ بجکر دس منٹ پر تشریف لاکر احباب جماعت کے پیغامات کے جواب عطا فرمائے۔

بہت سے احباب نے نقد رقوم کے عطیات اور بہت سی خواتین نے اپنے زیورات احمدیہ ٹیلی ویژن کے لئے تحفہ دیئے اس میں جرمنی اور یورپ کے کئی ممالک کے مخلصین احمدیت اور پاکستان اور دیگر ایشیائی ممالک سمیت دنیا بھر کے ممالک میں بسنے والے احمدی تھے۔

مکرم ڈاکٹر جلال شمس صاحب نے ترک احمدیوں کی طرف سے مبارکباد دی۔ انہوں نے تحفہ پیش کرتے ہوئے اپنے استاد میر داؤد احمد صاحب کو بھی یاد رکھا اور ان کی طرف سے ۱۰۰ مارک ادا کئے۔

ایک صاحب نے لکھا کہ ارشد احمدی صاحب کی تقریر بہت اچھی تھی۔ حضور نے بھی انکی تائید فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عالمی ٹی وی کی برکات سے کئی نوجوان ابھر کر سامنے آئیں گے۔ جن میں صلاحیتیں موجود ہیں۔ مگر جماعت کو ان کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے کا موقع نہیں مل سکا۔

محترم ابراہیم صاحب باورچی کے صاحبزادے نے ۱۰ ہزار سات سو پچاس مارک کا تحفہ پیش فرمایا تو حضور نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ خدمت دین میں پیش پیش رہتے ہیں۔

ایک صاحب مشتاق بھٹی صاحب نے شادی کی طلائی انگوٹھی تحفہ میں پیش کی تو حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ان کو انگوٹھی کہاں سے مل گئی؟ پھر فرمایا بیگم کی ہوگی۔ ان سے لیکر دے دی ہوگی۔

مکرم جلیل الرحمٰن صاحب جلیل (جو ربوہ میں جلوہ کے نام سے معروف ہیں) ان کی مبارکباد کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ اچھے شعر کہتے ہیں۔ ان کی طرف سے کلام نہیں آیا۔ ایک صاحب نے لکھا کہ اب جماعتوں میں شعبہ سمعی بصری کی ضرورت نہیں۔ اس کا اعلان کر دیا جائے اس پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ابھی اور بہت سے کام ہیں۔ ان کو چاہئے کہ اچھے اچھے پروگرام ریکارڈ کریں اور مجالس منعقد کرکے دوستوں کو سنوائیں۔ پھر فرمایا کام تو کبھی ختم نہیں ہوتے احساس ختم ہو جایا کرتے ہیں۔

جاپان سے امجد فاروق صاحب نے مبارکباد دینے کے ساتھ جسوال برادران کو جاپان آنے کی دعوت دی اور مٹھائی کھلانے کی پیشکش کی۔ اسپر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تبسم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ مٹھائی ہم ان کو خود کھلادیں گے آپ ٹکٹ بھجوادیں۔

حضور ایدہ اللہ نے ہارٹلے پول لندن سے مکرم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب کی اہلیہ محترمہ ساجدہ صاحبہ کے بارے میں فرمایا کہ عزیزہ بہت بیمار ہیں اس سے قبل بھی کئی بار دعاؤں ہی کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ان کو نئی زندگی دی۔ اب بھی احباب ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

کشمیر سے مکرم عبدالباسط صاحب ٹاک نے کہا کہ ایم ٹی اے کے ذریعے ایک نیا سماں قائم ہو گیا ہے۔ اور حضور کے بابرکت دور خلافت کا تحفہ ہے۔

انڈونیشیا کی جماعت کی طرف سے مبارکباد دی گئی اور کہا گیا کہ وہاں پر ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھنے کے لئے چالیس فٹ کی ڈش کی ضرورت ہے۔ یہ عام ڈش سے دکھائی نہیں دیتا۔ اس وقت یہ پروگرام انڈونیشیا کے شمال کے علاقوں میں دیکھا جاتا ہے۔ مرکزی اور جنوبی حصے میں پروگرام دیکھنے کے لئے بہت بڑی ڈش کی ضرورت ہوگی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جاپان میں مکرم محمود صاحب کو ڈش کے کام کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ وہ انڈونیشیا

باقی صفحہ ۷ کالم ۲

محترم میاں عبدالحی صاحب اور

محترم سید مسعود مبارک شاہ صاحب وفات پاگئے

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی زبان مبارک سے وفات یافتگان کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ)

لندن= ۲۱- جنوری ۱۹۹۴ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الفضل لندن میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے خطبہ کے آخر میں چار وفات یافتگان کا ذکر خیر فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے محترم میاں عبدالحی صاحب سابق مربی انڈونیشیا کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے ۲۵ سال تک انڈونیشیا میں خدمات انجام دیں۔ اگرچہ مجموعی طور پر آپ کی دینی خدمات کا سلسلہ ۵۵ سال پر محیط ہے۔ حضور نے فرمایا آپ کا مزاج نہایت میٹھا تھا۔ طبیعت میں بہت نرمی رفق اور شفقت تھی۔ دوستوں کے ساتھ اچھے دوست اچھی باتیں کرنے والے شخص تھے۔ نہایت پاکیزہ مزاج پایا تھا۔ آپ نے لمبا عرصہ مسلسل خدمت کی اور کینسر کی حالت میں بھی خدمت دین اس طرح سرانجام دیتے رہے جیسے یہ آپ کی زندگی کا عزیز ترین مشغلہ ہو۔ بیماری میں بھی آپ نے جو خطوط لکھے ان میں انہی جذبات کا اظہار تھا۔

آپ ۲۸- فروری ۱۹۲۰ء کو پیدا ہوئے۔ یکم مئی ۱۹۳۸ء کو تحریک جدید کے ساتھ بطور واقف زندگی کارکن منسلک ہوئے۔ بیرون پاکستان پہلی بار ۱۹۴۶ء میں سنگاپور تقرری ہوئی۔ ۴ سال بعد انڈونیشیا گئے۔ وہاں لمبا عرصہ خدمت دین کی اس کے بعد ۱۹۷۴ء سے ۱۹۸۰ء تک کراچی' واہ اور ربوہ میں خدمات سرانجام دیں۔ پھر دوبارہ ۱۹۸۰ء سے ۱۹۸۷ء تک انڈونیشیا رہے اور وہاں سے واپسی پر زندگی کے آخری سانس تک ربوہ میں خدمات بجا لاتے رہے۔ ۱۹- جنوری ۱۹۹۴ء کو وفات پائی۔

دوسرے فوت شدہ بزرگ محترم سید مسعود مبارک شاہ صاحب ناظر مال آمد کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ میرے ماموں سید محمود اللہ شاہ صاحب کے بیٹے حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کے پوتے اور حضرت مولوی سرور شاہ صاحب کے نواسے تھے۔ حضور نے فرمایا میرے ماموں کی ایک شادی حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب کی صاحبزادی سے ہوئی تھی۔ میرے بہنوئی مکرم سید داؤد مظفر شاہ صاحب بھی انہی کے بطن سے ہیں۔ مکرم سید مسعود مبارک شاہ صاحب

باقی صفحہ ۷ کالم ۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۲۳ / صلح ۱۳۷۳ ھش — ۲۳ / جنوری ۱۹۹۴ء

دعا کا خزانہ

یہ اور بات ہے کہ کسی اچھی چیز کی شناخت نہ ہو اور انسان اس سے بے رغبتی کا سلوک کرے۔ اس کی احتیاط نہ کرے یا اسے پھینک ہی دے۔ لیکن یہ تو ممکن نہیں کہ اچھی چیز کی شناخت بھی ہو اور پھر بھی اسے پھینک دیا جائے یا اس سے بے رغبتی برتی جائے۔ البتہ اس کے لئے انسان کا صحیح الدماغ ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص صحیح الدماغ نہیں ہے تو وہ کسی اچھی چیز کو بھی اپنے پاس رکھنے کی طرف راغب نہیں ہو گا۔ لیکن یہاں بھی معاملہ شناخت ہی کا آجاتا ہے۔ صحیح الدماغ نہیں ہو گا تو اسے شناخت بھی نہیں ہو گی وہ اچھی بری چیز میں تمیز نہیں کر سکے گا۔

بعض ایسی چیزیں ہیں کہ اول اول شناخت نہ بھی ہو تو ان کا تجربہ کر کے شناخت پیدا کی جاتی ہے۔ اور پھر دل میں اس کی قدر بڑھنے لگتی ہے۔ جوں جوں وہ چیز کارگر ثابت ہوتی ہے اور انسان اس سے فائدہ اٹھانے لگتا ہے اس چیز کو سنبھال کر رکھنے لگتا ہے۔ اس کے استعمال سے فائدہ اٹھانے لگتا ہے۔ کیونکہ انسانی فطرت یہی ہے کہ وہ فائدہ کی طرف مائل رہتی ہے اور جہاں سے فائدے کا امکان نظر آتا ہے اس کی طرف راغب ہو جاتی ہے۔

دعا کی اہمیت کا علم نہ ہو تو اس کی قدر نہیں ہو گی۔ لیکن دعا کا تجربہ کیا جا سکتا ہے۔ جو لوگ دعا کا تجربہ کرتے ہیں وہ اسے مفید پاتے ہیں۔ ان کے کام سنورنے لگتے ہیں ان کی ناکامیاں کامیابیوں میں تبدیل ہونے لگتی ہیں۔ اور ایسا ہوتا بھی محسوس طریق سے ہے جس سے دعا کی اہمیت اور بھی بڑھنے لگتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ فرماتے ہیں۔

"جماعت کے دوستوں کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے پاس ایک ایسا خزانہ ہے جو کسی کے پاس نہیں ہے اور وہ خزانہ دعا کا ہے۔ ہم نے ہمیشہ اس سے پہاڑ اڑتے اور سمندر خشک ہوتے دیکھے ہیں اس خزانہ کو مضبوطی سے پکڑو اور ہاتھ سے جانے نہ دو۔ ورنہ اس کی مثال ایسی ہو گی جیسے کسی کو سونے کی کان ملے اور وہ اسے چھوڑ کر سمندر کے کنارے کوڑیاں چننے کے لئے چلا جائے۔"

دعا ایک خزانہ ہے۔ اگر ہمیں اس کی شناخت نہ ہو تو ہم اس کا تجربہ کر سکتے ہیں۔ اس سے پہاڑ اڑ سکتے ہیں اور سمندر خشک ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس خزانہ کی شناخت عطا فرمائے اور اس سے متمتع ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔

○

راہ دکھلاتا ہے تُو آتا ہے میرے کام بھی
اور مرے ہمراہ کر دی گردشِ ایام بھی

آبلہ پائی تھی پہلے صرف موضوعِ سخن
اَب سمجھ پایا کہ ہے تکلیف بھی، آرام بھی

وحشتِ دل کا تقاضا ہے پکارے جاؤں میں
درد ہے، اور سامنے بیٹھا ہے دلآرام بھی

منزلوں پر منزلیں طے کر چکا ہے میرا شوق
حُسن کو شائد نہیں معلوم میرا نام بھی

میری آنکھیں ہی بنی ہیں سوزشِ دل کا ثبوت
میری آنکھیں ہی کریں گی اب گھٹا کا کام بھی

میرے ہونٹوں پر کبھی آیا بھی ہے انکارِ جرم
مجھ سے کیوں چھینیگا کوئی جرأتِ اقدام بھی

رات کے پچھلے پہر تُو نے صدا دی ہے مجھے
میری خوش بختی لیا ہے تُو نے میرا نام بھی

کب تلک جاری رہیں ہنگامہ ہائے گیرو دار
کب تلک آزاد بھی ہوں اور زیرِ دام بھی

کوئی کیا سمجھے نسیم اس بادہ نوشی کا مزاج
پی بھی لیتے ہو مگر رہتے ہو تشنہ کام بھی

نسیم سیفی

ایک پَر سے لوگ کوّوں کی بنا لیتے ہیں ڈار
اور یوں لگتا ہے جیسے ہیں بہت بااعتبار
اک ذرا سا غور کرنے پر بدل جاتی ہے بات
ایک پَر ہی میں سمٹ جاتی ہے کوّوں کی قطار

ابوالاقبال

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرمادیں

حضور انور کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی — دارالضیافت، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کا ایک مکتوب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

حضور ماں باپ سے بڑھ کر شفیق تھے اس شفقت کا سرچشمہ ہر وقت اور ہر کسی کے لئے جاری تھا لیکن جن لوگوں نے تقسیم ملک کے دوران میں اور پھر ۱۹۵۳ء کے ہنگامے کے دوران میں حضور کی بے چینی اور بے قراری کو دیکھا اور حضور کی شفقت و غمخواری کا مشاہدہ کیا وہ اس چشمے کے جوش اور گہرائی کا کچھ اندازہ کر سکتے ہیں۔

افراد کی بہتری اور بھلائی اور جماعت کی مضبوطی اور ترقی کا کوئی پہلو آپ کی نظر سے اوجھل نہ تھا اور یہ امور دن رات آپ کی توجہ کے جاذب رہتے تھے۔

آپ کی شفقت اور رحمت کے سمندر کا کنارا نہیں تھا۔ ایک طرف ان کا پیہم عملی اظہار اور دوسری طرف بارگاہ ایزدی میں مسلسل فریاد اور التجا۔ اگر دن کا اکثر حصہ خدمت اور ترقی اور بہبودی کی تدبیروں اور منصوبوں میں گذرتا تو رات کا اکثر حصہ دعاؤں میں صرف ہوتا۔

جب حضور کا وصال ہوا تو یہ عاجز کئی سمندر پار تھا اور آخری دیدار کی کوئی صورت میسر نہ آسکتی تھی ادھر اس علاقہ کی مخلص جماعتیں حد درجہ غم خواری اور تسلی کی محتاج تھیں۔ دل بلبلاتا تھا لیکن دماغ کہتا تھا کہ تم بے شک لاڈلے مرید تھے۔ باپ سے جدائی ہوئی تو تمہیں اس یقین سے تسکین اور ڈھارس ہوئی میں یتیم نہیں ہوں۔ میرا نہایت شفیق باپ موجود ہے اور فوراً اس شفقت کا اظہار یہ ہوا کہ ڈلہوزی سے حضور کا تار آیا۔ میری انتظار کرو میں اپنے ناظر اعلیٰ کا جنازہ خود پڑھاؤں گا ستمبر کا شروع تھا' بارشوں سے پہاڑی راستے بند ہو رہے تھے۔ قادیان کے نواح میں موٹر کا سفر دشوار تھا۔ لیکن اندھیرے سویرے کیچڑ اور پانی میں سے گذرتے وہ سراپا شفقت آقا اپنے خادم کے لئے دعائے مغفرت کے لئے پہنچا پھر اپنے قلم سے مزید مخلص نوازی کرتے ہوئے کتبے کی عبارت رقم فرمائی جس میں تحریر فرمایا کہ مرحوم کے اخلاص اور محبت کی یاد اب تک دل کو گرما دیتی ہے۔ ماں سے مفارقت ہوئی تو تم نے پھر اسی یقین سے تسکین پائی کہ میرا آقا ماں سے بڑھ کر شفیق ہے۔ تعزیت نامہ میں حضور نے فرمایا چند دن پہلے میں نے رؤیا میں دیکھا ظفر اللہ خان' عبداللہ خان اسد اللہ خان میرے سامنے چھوٹی عمر میں گھر کے بچوں کی طرح لیٹے ہوئے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرے بیٹے ہیں اور میں ان سے اسی طرح باتیں کر رہا ہوں جیسے گھر میں ماں باپ بچوں سے کرتے ہیں اور فرمایا اس میں ان کی والدہ کی وفات کی طرف اشارہ تھا کہ جب اللہ تعالیٰ ایک ابوۃ یا ماماتا کو ہٹا لیتا ہے تو اس کی جگہ دوسری مہیا فرما دیتا ہے۔ پھر اس مخلص خادمہ کے کتبہ کی عبارت بھی دست مبارک سے تحریر فرمائی اور اس میں رقم فرمایا مرحومہ صاحبہ رؤیا و کشوف تھیں۔ رؤیا کی بناء پر ہی حضرت مسیح موعود کی بیعت اپنے خاوند سے پہلے کی اور پھر (امامت) ثانیہ میں بھی رؤیا کی بناء پر اپنے خاوند سے پہلے بیعت کی۔ غرباء پروری کی صفت سے متصف اور کلمہ حق کے پہنچانے میں نڈر تھیں۔ اب آج تم بے شک یتیم بھی ہو گئے اور باپ کی شفقت' ماں کی مامتا اور ماں باپ کی دعاؤں سے محروم بھی ہو گئے۔ تم جس قدر بلبلاؤ جائز مگر اپنے رب کی طرف جھکو اور اسی کو اپنا مرہم و غمخوار بناؤ۔ تم ہی آج یتیم نہیں ہوئے ایک جہان یتیم ہوا ہے۔ تم اپنا غم دباؤ اور اپنے ارد گرد کے یتیموں کی غم خواری کرو جن کی نظر میں تم بڑے بھائی ہو جس سے انہیں تسلی اور غمخواری کی امید اور توقع ہے۔

تین دن تو میں جزائر فجی میں دل کو تھامے رہا۔ پھر دو ہفتے ایسے ممالک میں گزرے جہاں کوئی واقف راز نہ تھا۔ اور دل و دماغ نے آپس میں ایک توازن قائم کر لیا لیکن ابھی تک یہ خدشہ سا لگا ہوا تھا کہ وطن پہنچنے پر دل کو قابو میں رکھنا آسان نہ ہو گا اور سچ تو یہ ہے کہ اسی خدشے کی وجہ سے میں نے سفر کے پروگرام کو مختصر بھی نہ کیا۔ چار دن کراچی میں بسر ہوئے۔ دو دن تو میں نے عمداً تفاصیل دریافت کرنے سے بھی گریز کیا۔ جو کچھ الفضل کے پرچوں سے معلوم ہو سکا اسی پر اکتفاء کیا۔ لاہور پہنچا تو یہاں وہی حالت رہی اور کچھ حوصلہ ہونے لگا کہ اب ربوہ حاضر ہونے کے قابل ہو چکا ہوں۔ مرقد منور پر حاضر ہو کر دعا کی اور اس مرحلے پر دل کو اس کے ضبط پر مار دی۔ جلسے پر میری تقریر پہلے دن تھی۔ یہ بھی ایک وقت امتحان تھا۔ اس پر زائد یہ کہ حضور کی یادگار کے متعلق تحریک کرنے کا بھی ارشاد ہوا۔ یہ مرحلہ بھی مناسب ضبط سے ہی طے ہو گیا۔ اب اعتماد ہو چلا کہ جلسے کے باقی ایام میں بھی دماغ کی پاسبانی دل پر کامیاب رہے گی۔ آخری دن صبح کے اجلاس کی صدارت میرے سپرد تھی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد ایک طالب علم نے بالکل سادگی کے ساتھ حضور کی نظم سنائی جو اس شفقت کا جو حضور کو اپنے خدام پر تھی اور اس درد کا جو حضور اپنے دل میں ان کے لئے رکھتے تھے اور جنہیں حضور نے دعائیہ الفاظ میں ظاہر کیا مرقع تھی۔

مل جائے تم کو دین کی دولت خدا کرے
چمکے فلک پہ تارۂ قسمت خدا کرے
پایاب ہو تمہارے لئے بحرِ معرفت!
کھل جائے تم پہ رازِ حقیقت خدا کرے
ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ
ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے
قرآن پاک ہاتھ میں ہو دل میں نُور ہو
مل جائے مومنوں کی فراست خدا کرے
دجّال کے پھیلائے ہوئے جال توڑ دو
حاصل ہو تم کو ایسی ذہانت خدا کرے
پرواز ہو تمہاری نۂ افلاک سے بلند
پیدا ہو بازوؤں میں وہ قوت خدا کرے
بطحا کی وادیوں سے جو نکلا تھا آفتاب
بڑھتا رہے وہ نورِ نبوت خدا کرے
قائم ہو پھر سے حکمِ محمد جہان میں
ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

یہاں تک تو میں کرسی صدارت سے نمناک آنکھوں اور دبی زبان میں آمین کہتا چلا گیا۔ جب اس نے یہ شعر پڑھا۔

تم ہو خدا کے ساتھ خدا ہو تمہارے ساتھ
ہوں تم سے ایسے وقت میں رخصت خدا کرے

تو دل مچلا' دماغ کو کچھ غافل پا کر سرپٹ دوڑا اور آخری شعر۔

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

سنتے ہی بے قابو ہو گیا۔ میں نے بے تابی سے سر میز پر رکھ دیا اور ضبط کو خیرباد کہہ دیا آخر ؎

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں

بہت سے احباب نے ان ایام میں حضور کے وصال اور تیسری امامت کے قیام کے متعلق رؤیا دیکھے جو ہم سب کے لئے تسکین و اطمینان کا موجب ہوئے۔

امامت ثالثہ کا قیام بھی اللہ تعالیٰ کا ایک روشن نشان ہے۔ بہت طبائع پریشان تھیں کہ کیا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کمال فضل

باقی صفحہ ۶ پر

تعارف

The Soldier With Mission

نام کتاب دی سولجر ود مشن (ایک مقصد کی خاطر لڑنے والا سپاہی)
نام مصنف = لیفٹیننٹ کرنل بشارت احمد (ریٹائرڈ) تمغہ امتیاز (ملٹری)
زبان = انگریزی
صفحات ۵۱
قیمت درج نہیں

کرنل بشارت احمد صاحب پاک فوج کے ان دلیر اور جانباز فوجیوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے ۱۹۷۱ء میں کشمیر کے محاذ پر شجاعت اور بہادری کی انمٹ داستانیں تحریر کیں۔ اپنی جان دی' جسم دیئے' مگر شکست نہیں کھائی۔ یہ مختصر سی کتاب اسی جنگ کی ایک یادگار اور کبھی نہ فراموش ہونے والی روداد ہے جو ہماری پاک فوج کی قابل فخر روایات کی امین ہے۔ کرنل بشارت احمد کہتے ہیں کہ میں ایک ایسا سپاہی ہوں جو بے مقصد نہیں لڑتا اور جس کے نزدیک حق کی خاطر لڑنا جہاد ہے اور یہی پاک فوج کا ہمیشہ سے ماٹو ہے۔

کرنل صاحب موصوف ایک مخلص احمدی سپاہی ہونے کے لحاظ سے دین کی قدروں کے بھی امین ہیں۔ اس کتاب میں درج ان کی وہ گفتگو بہرحال پاک فوج کی زندہ روایات میں ایک ناقابل فراموش اضافہ جو انہوں نے شدید زخمی حالت میں بھارتی فوج کے چیف آف سٹاف جنرل مانک شاہ سے کی۔

یہ کتاب ان جرأت ناک واقعات کا بھی مرقع ہے کہ کس طرح سے کرنل بشارت صاحب معجزانہ طور پر موت کے منہ سے باہر آئے اور ایک نئی زندگی پائی۔

ہر لحاظ سے یہ کتاب مطالعہ کے لائق ہے۔ اللہ تعالیٰ کرنل بشارت صاحب موصوف کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی سے نوازے اور پاک فوج کو ان کی طرح کے ہزاروں لاکھوں افسر اور جوان عطا کرے۔ آمین

(ی۔س۔ش)

تقویٰ کی جان عبادتوں میں ہے' وہ قوم جو عبادت سے خالی ہو جائے وہ تقویٰ سے خالی ہو جایا کرتی ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتہ الہادی

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بچے

آنحضرت ﷺ کے اخلاص و فدائیت میں بھی مسلمان بچے کسی طرح صحابہ سے کم نہ تھے۔ حضرت انس آٹھ دس سال کی عمر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت پر مامور ہوئے تھے۔ لیکن اس کمسنی کے باوجود آپ پر دیوانہ وار فدا تھے۔ اور نہایت محبت اور اخلاص کے ساتھ اپنے فرائض کو ادا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ نماز فجر سے قبل اٹھ کر مسجد نبوی میں پہنچتے اور حضور کے تشریف لانے سے پہلے ہی پانی وغیرہ کا خاطر خواہ انتظام کر کے حاضر رہتے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ایک ستون کے سہارے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے تو ایک دن آپ نے منبر کا خیال ظاہر کیا تو ایک کمسن صحابی سہلؓ اٹھے اور منبر کے لئے جنگل سے لکڑی کاٹ کر لے آئے۔

صحابہؓ کی طرح مسلمان بچے بھی عبادت اور پاک بازی اور تقویٰ میں بہت بڑھے ہوئے تھے۔ حضرت شداد اوس کمسنی میں اسلام لائے تھے۔ مگر نہایت عابد زاہد تھے۔ رات کو دیر تک عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا تھا کہ لیٹتے تو پھر خیال آجاتا کہ میں نے خدا کی عبادت کا حق ادا نہیں کیا اسی وجہ سے فوراً اٹھ بیٹھتے اور عبادت میں مصروف ہو جاتے حتیٰ کہ بعض اوقات رات رات بھر نماز پڑھتے اور عبادت میں مصروف رہتے۔

حضرت علیؓ کی عمر قبول اسلام کے وقت بہت چھوٹی تھی لیکن آپ نہایت عابد زاہد تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جہاں تک مجھے علم ہے حضرت علیؓ بہت روزہ دار اور عبادت گذار تھے۔

حضرت عبداللہؓ بن زبیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں بہت کم سن تھے۔ تاہم حد درجہ عبادت گذار تھے۔ نماز اس قدر استغراق سے پڑھتے تھے کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ایک بے جان ستون کھڑا ہے۔ رکوع اتنا لمبا کرتے کہ اتنے عرصہ میں سورہ بقرہ ختم کی جا سکے اور سجدہ میں گرتے تو اس قدر محویت طاری ہوتی کہ چڑیاں آکر پیٹھ پر بیٹھ جاتی تھیں۔

حضرت انسؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے خادم تھے۔ اور باوجود اس کے کہ آپ کی عمر آٹھ دس سال کی تھی۔ آپ حضورؐ کے کاموں میں نہایت راز داری سے کام لیتے تھے۔ ایک دفعہ حضورؐ کی خدمت سے فارغ ہو کر گھر کو روانہ ہوئے راستے میں بچے کھیل رہے تھے۔ چنانچہ آپ بھی بتقاضائے عمر اس کھیل دیکھنے میں مشغول ہو گئے کہ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تشریف لائے۔ لڑکوں نے انہیں بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ حضور جب قریب پہنچے تو حضرت انسؓ کا ہاتھ پکڑ کر ان کو علیحدہ لے گئے اور ان کے کان میں کچھ ارشاد فرمایا جسے سن کر حضرت انسؓ وہاں سے چلے گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم آپ کے انتظار میں وہیں تشریف فرما رہے۔ حضرت انسؓ فارغ ہو کر واپس آئے اور حضور کو جواب سے آگاہ فرمایا۔ جسے سن کر حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم واپس تشریف لے گئے اور حضرت انسؓ گھر چلے گئے۔ اور اس غیر معمولی کام کی وجہ سے چونکہ گھر واپس آنے میں معمول سے تاخیر ہو گئی تھی والدہ نے تاخیر کی وجہ پوچھی تو حضرت انسؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک کام سے بھیجا تھا۔ اس لئے دیر ہو گئی۔ چونکہ آپ ابھی بچے تھے۔ والدہ نے اس خیال سے کہ کہیں یہ بہانہ ہی نہ ہو کہا کس کام سے بھیجا تھا۔ حضرت انسؓ نے جواب دیا کہ وہ ایک خفیہ بات تھی جو افسوس ہے کہ میں آپ کو بتا نہیں سکتا والدہ کی سعادت دیکھئے کہ انہوں نے صرف یہ کہ خود دریافت کرنے پر اصرار نہیں کیا بلکہ تاکید کی کہ کس اور سے بھی اس بات کا ذکر ہرگز نہ کرنا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مجلس عرفان میں ایک اچھا خاصا حصہ بچوں کا بھی ہوتا تھا۔ جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شفقت و محبت کے نتیجہ میں کھنچے چلے آتے تھے۔ اور آپ کی باتوں کو غور سے سنتے تھے۔ یہی بچے بڑے ہو کر دنیا کے معلم بن گئے اور دنیا کے اطراف و جوانب میں اشاعت نور مصطفوی کا باعث بنے۔ ان میں ایک حضرت علیؓ بھی تھے آپ کو بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پیچھے یوں رہتا تھا جیسے اونٹنی کا بچہ اونٹنی کے پیچھے رہتا ہے۔ یہ کشش اور یہ محبت اور یہ حسن سلوک کسی باپ میں نہ کسی ماں میں اور نہ ہی کسی نبی میں ہے۔ اگر ہے تو صرف اور صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میں۔

تعارف

نعم العطاء

نام کتاب = نعم العطاء
مرتب = نسیم سیفی
صفحات = ۲۳۰
سائز = 20x30/8

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق حضرت ماسٹر عطا محمد صاحب کی سیرت و سوانح پر مشتمل یہ کتاب ان کے قابل اور لائق فرزند محترم مولانا نسیم سیفی صاحب کی تحریر کردہ ہے۔ محترم سیفی صاحب کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں ربع صدی تک مغربی افریقہ میں خدمت دین انجام دیتے رہے۔ وہاں ہفت روزہ ٹروتھ سالہا سال تک نکالتے رہے۔ بعد ازاں پاکستان آکر ماہنامہ تحریک جدید نکالا جس کو قریباً ۲۵ سال تک جاری رہا۔ یہ رسالہ دو زبانوں اردو اور انگریزی میں شائع ہوتا تھا۔ عرصہ پانچ سال سے آپ ایڈیٹر الفضل ہیں اس سے قبل تحریک جدید میں وکیل التعلیم و وکیل التصنیف کے عہدوں پر کئی سال کام کرتے رہے ہیں۔ کتاب کی ابتداء حضرت ماسٹر عطا محمد صاحب کی وفات پر احباب جماعت کے تعزیت ناموں سے ہوتی ہے جو کتاب کے ۷۰ صفحات تک پھیلے ہوئے ہیں۔ سب سے گرانقدر تعزیت نامہ جو اس فہرست کی ابتداء میں جلی قلم سے دیا گیا ہے وہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ہے۔ حضور نے تحریر فرمایا:۔

"برادرم مکرم و محترم نسیم سیفی صاحب

آپ کے والد محترم ماسٹر عطا محمد صاحب کی وفات کا دلی صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقربین میں انہیں داخل فرمائے اور آپ کو صبر کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمت عطا کرے اور آپ سب کا حافظ و ناصر ہو اور ہمیشہ اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔ مرحوم کو حضرت مسیح موعود ----- کے (رفقاء) میں شامل ہونے کا شرف حاصل تھا۔ اور نہایت ہی تندہی اور وفاداری کے ساتھ لمبے عرصہ تک جماعت کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

والسلام
خاکسار
مرزا طاہر احمد

اس کے بعد جملہ احباب کے تعزیت نامے درج ہیں جن کو پڑھنے سے حضرت ماسٹر صاحب کو خوبصورت شخصیت اور قابل صد تقلید زندگی کے کئی حسین اور روشن پہلوؤں کا پتہ چلتا ہے جن احباب کرام کے تعزیت نامے کتاب کی زینت ہیں ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب، محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت کوئٹہ، محترم مسعود احمد صاحب خورشید کراچی، محترم ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب، محترم ثاقب زیروی صاحب، محترم چوہدری فیض اسلم صاحب سپیشل جج سنٹرل راولپنڈی، محترم ناصر علی صاحب تمیم، محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب، محترم خان عبدالسلام صاحب آف پشاور، محترم مولوی عبدالمجید صاحب کراچی، محترم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق کینیا (حال وکیل التصنیف)، محترم چوہدری محمد علی صاحب سابق پرنسپل گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ (حال وکیل وقف نو)، مترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ، مکرم چوہدری منیر احمد صاحب سابق مربی امریکہ، مکرم ڈاکٹر افضل احمد صاحب، محترم شیخ رحمت اللہ صاحب سابق امیر جماعت کراچی، مکرم محمد خان صاحب رانا امیر ضلع بہاولنگر، مکرم ملک محمد شریف راولپنڈی، مکرم سید احمد شاہ صاحب سابق مربی مغربی افریقہ، مکرم عطاء المجیب صاحب راشد از جاپان، مکرم سجاد احمد صاحب فجی، مکرم مرزا عبدالحق صاحب گیمبیا، مکرم ڈاکٹر قاضی محمد برکت اللہ صاحب امریکہ، مکرم بشیر احمد صاحب اختر پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول (بو) سیرالیون، عزیز مکرم صلاح الدین صاحب، مکرم چوہدری رشید احمد صاحب لندن، مکرم میاں بشیر احمد صاحب کوئٹہ، مکرم سید

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثناء اللہ بلتستانی

فحاشی کے خلاف جہاد کی ضرورت

مغرب ہرگز اسلام کو ترقی کرتا نہیں دیکھ سکتا۔ اس لئے جب مغرب نے دیکھا کہ طاقت کے زور سے اسلام کے خلاف کچھ نہیں بن پا رہا تو انہوں نے میڈیا کو اس کام کے لئے استعمال کیا اور خاص طور پر فحش فلمیں تیار کر کے اسلامی ملکوں بالخصوص پاکستان میں خوب پھیلا دیں۔ ساتھ ہی ساتھ فیشن کے نام پر ایسے بے ڈھنگے لباس متعارف کرائے گئے جن کو لباس قرار دیتے ہوئے بھی شرم محسوس ہوتی ہے۔

اب جو فلمیں ملک میں پھیلائی گئی ہیں ان کو عام نوجوان طبقہ ایک بار دیکھ لینے کے بعد آئندہ دیکھنے کی خواہش کرتا ہے۔ اس کے لئے بدقسمتی سے مختلف جگہوں پر خفیہ طور پر بہت سے منی سینما گھر بھی کھلے ہوئے ہیں۔ جن تک یا تو پولیس نہیں پہنچ پاتی یا اگر پہنچتی بھی ہے تو ان کا پہلے ہی "مک مکا" ہو چکا ہوتا ہے۔ اس طرح یہ کاروبار یونہی چلتا رہتا ہے اور یوں نوجوان طبقہ اس گندگی اور غلاظت کے دلدل میں پھنستا ہی چلا جا رہا ہے۔

ایک قوم کی تباہی کے لئے صرف اس قوم کے نوجوانوں کا برباد ہونا ہی کافی ہوتا ہے۔ کسی بزرگ نے کیا خوب فرمایا تھا "قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔" یقیناً جب تک نوجوان ٹھیک نہیں ہوں گے۔ قوم کیونکر ٹھیک ہو سکتی ہے؟ کیونکہ کل انہوں نے ہی تو ملک و قوم کی باگ ڈور سنبھالنا ہے۔ اس لئے اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ مغرب کی اسلام کے خلاف ایک بہت بڑی سازش ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ہم نے مغرب کی اسلام کے خلاف سازش کو ناکام بنانے کے لئے منصوبہ بندی اور کارروائی کرنے کی بجائے خود ہی اس کی اندھا دھند تقلید شروع کر دی ہے۔ ہمارے چھپنے والے اخبارات و رسائل کے رنگین صفحات پر خواتین کی نیم عریاں تصاویر فیشن کے نام پر مغربی تقلید کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اس کا نتیجہ یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ روز بروز ملک میں بدامنی بڑھتی جا رہی ہے۔ تشدد، ظلم و زیادتی، اغوا اور قتل وغیرہ کے واقعات بڑھتے چلے جا رہے ہیں جو کہ صرف اور صرف فحاشی اور عریانی کی پیداوار ہیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے کہ پردے کی اصل غرض عفت کا قیام ہے۔ عورتوں کے لئے قرآن پاک میں حکم یہ ہے کہ وہ کوئی ایسا طریقہ اختیار نہ کریں جس سے ان کی زینت کا غیروں پر اظہار ہو۔ لیکن ایک طرف تو ان قرآنی تعلیمات کو دیکھئے اور دوسری طرف ذرا معاشرے پر نظر دوڑائیے جس میں "بہت سی دختران اسلام گلیوں، بازاروں اور دوسری جگہوں پر قرآن کریم کی اس مقدس تعلیمات سے ماوراء ہو کر یوں بے ڈھنگ قسم کے لباس پہن کر پھر رہی ہوتی ہیں جس طرح مغرب کی اس اندھی تقلید میں ہی ان کی دنیا میں کامیابی اور آخرت میں نجات کا راز مضمر ہے۔

خود مغربی معاشرے کو ہی دیکھ لیجئے۔ وہاں پر کسی انسانی رشتے کا تقدس قائم نہیں۔ اخلاقی حالت اس قدر گر چکی ہے کہ تمام برائیاں روزمرہ زندگی کا معمول بن چکی ہیں۔

بدقسمتی سے یہ تمام برائیاں ہمارے ہاں بھی تیزی سے رواج پا رہی ہیں اور ان معاشرتی اقدار پر جو ہمیں پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ نے عطا فرمائیں عمل کرتے ہوئے ہماری نسل اپنے آپ کو پسماندہ محسوس کرتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے بعض بڑے شہروں کے بعض بڑے ہوٹلوں میں ناچ گانوں کے باقاعدہ پروگرامز منعقد ہوتے ہیں جہاں پر دوران پروگرام شراب وغیرہ بھی پیش کی جاتی ہے۔ ایک ایسا ہی پروگرام کچھ عرصہ قبل اسلام آباد کے ایک ہوٹل میں منعقد ہوا جس میں بیہودگی کی انتہاء کی گئی اور غیرت کا جنازہ نکالا گیا۔ پاکستان اسلام کا قلعہ ہے لیکن اسلام کے اس قلعے کے دروازے دشمنان اسلام کے لئے کس میر جعفر نے کھولے ہیں؟

یہ سب کچھ ہماری کوتاہی سے ہی واضح ہوا ہے۔ قوم کے رہنماؤں اور علماء دین کا فرض بنتا ہے کہ وہ ایسی اسلام دشمن اور ملک دشمن سازشوں کو ناکام بنا دے اور لوگوں کو ایسی معاشرتی برائیوں سے بچانے کے لئے مناسب ہدایت اور رہنمائی کا بندوبست کرے۔ لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ قوم کے رہنما خود آپس میں [illegible] ہوئے ہیں اور ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں۔ علماء کرام بھی خود ایک دوسرے کے خلاف الزام تراشیاں، بیان بازیاں اور فتویٰ فروشی کر رہے ہیں۔ ان حالات میں یہ لوگ قوم کی خاک ہدایت و رہنمائی کریں گے؟

قرآن کریم میں آخری زمانہ میں عذاب سے متعلق یوں پیش گوئی ہے۔

"اور روئے زمین پر کوئی ایسی بستی نہیں ہوگی جسے ہم قیامت کے دن سے پہلے ہلاک نہ کریں یا اسے بہت سخت عذاب نہ دیں۔ یہ بات تقدیر میں پہلے سے لکھی ہوئی ہے۔ (بنی اسرائیل ۵۹)

پس اسلامیان پاکستان کو چاہئے کہ وہ مغربیت کے خول سے باہر نکل آئیں اور مغرب کے غلط اور غیر اخلاقی عادات و اطوار کو اپنانے کی بجائے پیغمبر اسلام کی مقدس تعلیمات پر عمل کر کے صحیح معنوں میں پاکستان کو اسلام کا قلعہ بنا دیں تاکہ خدا تعالیٰ کے قہر سے محفوظ رہ سکیں۔

یاد رہے کہ عذاب خداوندی کے لئے ضروری نہیں ہے کہ آسمان سے پتھر ہی

باقی صفحہ ۶ پر

بقیہ صفحہ ۴

کمال یوسف صاحب سویڈن، مکرم نوابزادہ منصور احمد خان صاحب، مکرم شیخ محمد نعیم صاحب مربی سلسلہ، مکرم میجر سید سعید احمد صاحب لاہور، مکرم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب سرگودھا، مکرم محمد اسماعیل صاحب فیصل آباد، محترمہ ڈاکٹر آصفہ نعیم صاحبہ کراچی، مکرم مبشر احمد صاحب ایم ایس سی کبیر والا ضلع ملتان، مکرم مولانا مقبول احمد صاحب ذبیح تنزانیہ، مکرم مولانا صدیق احمد صاحب منور، مکرم مبارک احمد صاحب ساقی لندن، مکرم چوہدری صادق علی صاحب، مکرم مولانا سید اعجاز احمد صاحب از بنگلہ دیش، مکرم مولوی عطا محمد صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ) کراچی، محترم بریگیڈئر اقبال احمد صاحب شمیم اور مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور (نے اپنے ادارے کی طرف سے) مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب آدم غانا، مکرم علی اشولا یوسف صاحب نائیجیریا، مکرم نسیم مہدی صاحب از سوئٹزرلینڈ، مکرم قاضی محمد اسحاق صاحب بسمل ملتان، مکرم مولانا نصراللہ خان صاحب ناصر مربی سلسلہ حال ایڈیٹر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ، مکرم مولوی خلیل احمد صاحب مبشر سیرالیون، مکرم الحاج حسن عطاء صاحب غانا، مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم از امریکہ، مکرم عبدالشکور ریڈیو الیکٹرک سنٹر ملتان، مکرم محمد اسلم خالد صاحب حال لندن، مکرم مولوی ابوالبشارت عبدالغفور صاحب، مکرمہ امتہ الرشید صاحبہ گوساؤ۔ نائیجیریا، مکرم مولانا عبدالباسط صاحب شاہد زمبیا، مکرم نصیر احمد صاحب شریف، مکرمہ امتہ الباری ناصر صاحبہ، مکرم ستار طاہر صاحب، مکرم اکبر حمیدی صاحب، مکرم اظہر جاوید صاحب، مکرم عبدالکریم قدسی صاحب، مکرم یعقوب امجد صاحب، محترم میاں محمد شفیع (م۔ش) روزنامہ الفضل کا نوٹ، ماہنامہ انصار اللہ میں مولانا غلام باری صاحب سیف کا نوٹ، مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مربی انگلستان۔

اس کے بعد دوسرے باب میں حضرت ماسٹر عطا محمد صاحب کے حالات زندگی بچپن سے لے کر تعلیم کے مختلف مراحل تک درج ہیں۔ تیسرے باب میں نمازوں، دعا اور توکل علی اللہ کا ذکر ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود کی زیارت کا واقعہ بھی درج ہے۔ اس کے بعد دعوت الی اللہ کی مساعی مناظروں اور مباحثوں میں حصہ لینے کا ذکر کیا گیا۔ اس میں اہم بات سید سلیمان ندوی سے آپ کی خط و کتابت جو آپ کی زندگی میں ہی کتابی صورت میں شائع ہو گئی تھی۔ چوتھے باب میں آپ کی کتاب سید سلیمان ندوی سے خط و کتابت۔ پانچویں باب میں حضرت ماسٹر صاحب کی شاعری کے نمونوں کا ذکر ہے۔ چھٹے باب میں حضرت ماسٹر صاحب کے بعض اہم شخصیات سے تعلق کا بیان ہے۔ ان میں زیادہ قابل ذکر محترم میر داؤد احمد صاحب سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ ہیں۔ ساتویں باب میں آپ کی شادی اور اہلیہ محترمہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ آٹھویں باب میں حضرت ماسٹر صاحب کے چنیدہ خطوط کا ذکر ہے جو بلاشبہ آپ کی پرزور تحریر کے آئینہ دار ہیں۔ نویں باب میں محترم نسیم سیفی صاحب کے ساتھ اور ان کے زندگی وقف کرنے کے بعد کے تعلق کا ذکر ہے۔ دسویں باب میں بطور استاد آپ کے کردار کے اہم گوشے بے نقاب کئے گئے ہیں۔ گیارہ سے سترہ ابواب تک مختلف متفرق رنگ میں حضرت ماسٹر صاحب کی سیرت کے خوبصورت گوشے بیان کئے گئے ہیں۔

یہ کتاب ایک خدا رسیدہ اور پاکیزہ وجود کی سوانح اور سیرت کا نہایت دلکش باب ہے اور ہر لحاظ سے اس قابل ہے کہ اسے بار بار پڑھا جائے۔

(ی۔س۔ش)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

محترم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی

حنیف احمد محمود- مربی سلسلہ

میرے والد محترم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی (واقف زندگی) ایک لمبی تکلیف دہ بیماری کے بعد مورخہ ١٧/ نومبر ١٩٩٣ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ سول ملٹری سے ڈپٹی اکاؤنٹنٹ کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے اور وقف بعد از ریٹائر منٹ کے تحت تاوفات وکالت مال ثانی میں ایک کارکن کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ آپ موصی تھے آپ نے اپنی تمام اولاد اور خاکسار کی بیوی کے سوا جو موصیہ کی حیثیت سے بیاہ کے گھر لائی گئی تھیں تمام بہوؤں کو پیار اور مسلسل نصیحت کے ساتھ نظام وصیت سے منسلک کیا۔ آپ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ نیک' متوکل انسان تھے اور باوجود ایک اعلیٰ عہدہ پر فائز ہونے کے کبھی بھی ناجائز رقم کی طرف نہ دیکھا اور ناجائز کام کروانے والے لوگوں سے صاف کہہ دیا کرتے تھے کہ تمہارا کام میرے ہاں ممکن نہیں۔ اور اخلاق و کردار اور امانت و دیانت کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کیا کہ موافق بھی اور مخالف بھی آپ کی نیک سیرت کے قائل ہو گئے۔ نیز اپنی اولاد کو اکثر خدا پر توکل اختیار کرنے کی نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ راولپنڈی سے مجھے ایک نصیحت آموز خط لکھا جس میں آپ نے اپنے ساتھ پیش آنے والا واقعہ درج کیا کہ کل دفتر جاتے سڑک پر پڑے پندرہ روپے ملے۔ میں نے اس رقم سے دوپہر اور شام کا کھانا ہوٹل سے کھالیا۔ ساری رات ایک منٹ بھی نہ سو سکا اور اس سوچ میں رہا کہ یہ رقم میرے لئے جائز نہ تھی۔ صبح ہوتے ہی یہ رقم صدقہ میں جمع کروائی تب جا کر طبیعت سنبھلی اور ابھی تک اس کا معمولی سا اثر چل رہا ہے۔ اور لکھا کہ خدا تعالیٰ نے دراصل اس میں مجھے سمجھایا ہے کہ مجھ پر قانع رہو۔ محنت سے کام کرکے کھاؤ اور مجھ پر توکل رکھو۔ اور مجھ پر ہی بھروسہ کرو اسی میں سب برکتیں ہیں۔ میرے بچوں کو بھی یہی سبق ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ وہ کسی طرف للچائی ہوئی نظروں سے نہ دیکھیں گے اور خود محنت کرکے اللہ تعالیٰ کے افضال کے طالب ہوں گے اور کبھی بھی یہ خیال دل میں نہ لائیں گے کہ ان کی کوئی مدد کرے۔ صرف اور صرف اپنے مولیٰ سے مانگیں گے۔

محترم والد صاحب نماز باجماعت کے سختی سے پابند تھے۔ امامت سے پیار کی وجہ سے ریٹائر منٹ کے بعد نماز فجر اور مغرب بیت مبارک میں جا کر ادا کرتے رہے اور امام وقت کے لندن چلے جانے کے بعد بھی یہ طریق جاری رکھا۔ مرکز سے اس قدر پیار تھا کہ بیماری کے دوران بھی ربوہ چھوڑنے کو دل نہ کرتا تھا۔ بالآخر ہم بھائیوں نے اس بات پر آپ کو منایا کہ لاہور دارالذکر میں میرے ہاں ٹھہر جائیں تا نماز باجماعت کی ادائیگی ہوتی رہے۔ جتنا عرصہ اپنے بیٹے عزیزم مجید احمد بشیر کے ہاں قیام پذیر رہے۔ گھر میں نماز باجماعت کا انتظام کہہ کر کرواتے۔

آخری دنوں میں جب آپ بول نہ سکتے تھے ایک دفعہ نماز کی ادائیگی کر رہے تھے کہ ہم میں سے ایک بھائی نے بار بار آپ کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا تو پیشانی پر بل لا کر برا منایا کہ میں نماز ادا کر رہا ہوں اور تم مجھے بار بار اپنی طرف بلا کر ڈسٹرب کر رہے ہو۔

اولاد کو بھی نماز پڑھتے دیکھنا چاہتے تھے۔ ویسے تو ساری عمر ہی اولاد کو وعظ و نصیحت اور خطوط کے ذریعہ اس طرف مائل رکھا مگر آخری دنوں میں بھی جب اس قدر کی تکلیف میں انسان کو اپنی ہوش نہیں رہتی والد محترم مسلسل اولاد کی نمازوں کی حفاظت کرتے رہے اور نگرانی فرمائی۔ ہم آپ کے ارد گرد بیٹھے دبا رہے ہوتے تو پوچھ لیتے کہ نماز پڑھ لی ہے۔ اگر کسی نے نہ پڑھی ہوتی تو سخت ناراض ہوتے۔ ایک دفعہ انہی ایام میں ہم بھائیوں میں سے ایک بھائی سے باتیں کرتے کرتے اس لئے منہ موڑ لیا کہ اس نے بروقت نماز کی ادائیگی نہیں کی تھی۔ طبعاً صفائی پسند تھے۔ خصوصی طور پر نماز کی تیاری کے لئے خاص صفائی کا اہتمام کرتے۔ جب آپ کو پیشاب کی بندش کی تکلیف شروع ہوئی اور کیتھران لگا دیا گیا تو کافی عرصہ تک اس شک و شبہ میں مبتلا رہے کہ اس حالت میں نماز جائز بھی ہے یا نہیں چنانچہ ہر نماز سے پہلے نہاتے اور کپڑے تبدیل کرتے۔ بالآخر بار بار سمجھانے پر طبیعت اس طرف مائل ہوئی کہ ایسی حالت میں نماز جائز ہے۔

امام وقت۔ جماعت اور مرکز سے حد درجہ تک پیار تھا اور اپنے نفس اور آل و عیال کو جماعت کی امانت سمجھتے تھے۔ ملازمت کے دوران جگہ جگہ اکیلا رہنا پسند کر لیا مگر اپنی اولاد کو مرکز میں رکھا تا ان کی تعلیم و تربیت کما حقہ ہو سکے۔ بیماری کے دوران جب لاہور مقیم تھے تو ربوہ جانے کی اکثر ضد کرتے۔ ایک دو دفعہ تو ہمیں اتنا مجبور کیا کہ ہمیں آپ کی تکلیف کے باوجود ربوہ لے جانے کا انتظام کرنا پڑا۔ آخری بیماری کی شدت میں مجھے ایک دن بار بار یہی کہتے رہے کہ میں تو قادیان نہیں جا سکتا۔ تم جاؤ اور بیت الدعاء میں دعا کر کے آؤ۔ میں ٹال مٹول کرتا رہا اور سمجھا کہ آپ بھول گئے ہیں مگر مرکز کی محبت کہاں انسان کو ایسے امور بھولنے دیتی ہے۔ بالآخر مجھے سرزنش کرکے گھر سے نکال دیا۔

پراسٹیٹ کے آپریشن کے دوران خون کی ضرورت پڑی تو میں نے یہاں خدام سے آپ کے گروپ کا انتظام کروا دیا کیونکہ ہم چھ بھائیوں میں سے کسی کا گروپ نہیں ملا تھا۔ مگر چھوٹے بھائی عزیزم مجید احمد بشیر نے والد محترم سے طبعی پیار کے پیش نظر اپنے بلڈ کے عوض فاطمید والوں سے ابا جان کے گروپ کا خون مہیا کر دیا۔ محترم ابا جان نے جذبات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے وہ خون لگوا لیا مگر جب دوسری بوتل کی ضرورت پڑی تو مجھے صاف کہہ دیا کہ "مجھے کسی احمدی کا خون لگوانا۔"

حضرت اقدس بانی جماعت احمدیہ کی تمام کتب کا مطالعہ بار بار مکمل کر چکے تھے۔ جو کتب نئی آتیں فوراً خریدتے اور مطالعہ کرتے۔ آخری دنوں میں جب پڑھنے سے قاصر تھے تو "الفضل" سنا کرتے تھے۔ ایک دن آپ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا کر رہے ہو۔ میں نے کہا اخبار پڑھ رہا ہوں فوراً کہا لے آؤ۔ میں جب روزنامہ جنگ لے آیا تو ناراضگی کا اظہار فرمایا اور "الفضل" کے بارہ میں پوچھا۔

والد محترم بہت دعا گو وجود تھے اور نماز تہجد کے عادی۔ گو میں جامعہ میں داخل ہو کر دینی تعلیم کا آغاز کر چکا تھا مگر نماز تہجد کی ادائیگی کی عادت والد محترم نے ڈالی۔ اور اپنے خطوط میں بار بار تاکیداً لکھا کہ تم گھر میں سب سے بڑے ہو۔ چھوٹوں کے لئے دعا کرنا تمہارا فرض ہے اس لئے نماز تہجد ادا کیا کرو۔

بقیہ صفحہ ۳

اور رحم سے اور خاص قدرت سے طبائع کا میلان ایک جانب کر دیا اور سب دلوں کو سکون اور اطمینان سے بھر دیا۔ تمام شکوک اور شبہات کو دلوں سے دھو ڈالا اور اخلاص اور محبت کی لہریں ہر سمت بہہ نکلیں۔ ایک بار پھر اس احکم الحاکمین نے اپنی قدرت کا واضح جلوہ دکھایا کہ میں موجود ہوں اور قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ سب گردنیں اطاعت میں جھک گئیں اور جماعت نے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور اس کے دامن کے ساتھ اپنی وابستگی کو مضبوط سے مضبوط تر کر دیا۔

بقیہ صفحہ ۵

برسین۔ یورپ امریکہ' اور افریقہ اور بہت سے ایشیائی ممالک میں بھی ایڈز تیزی سے پھیل رہا ہے۔ یہ بھی صرف اور صرف عذاب خداوندی ہے جس کا اب تک سائنس دانوں اور ڈاکٹروں کو سخت کوششوں کے باوجود علاج دریافت نہیں ہو سکا اور نہ ہو سکے گا۔

آیئے معاشرتی برائیوں کے خلاف جہاد کریں اور پیارے پاکستان کو بچائیں۔

(روزنامہ خبریں لاہور ٢٩- دسمبر ٩٣ء)

الفضل کے بارے میں ایک یادگار تحریر

○ جماعت احمدیہ کے انتہائی قابل صد احترام بزرگ جید عالم اور بزرگ حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب (اللہ تعالیٰ کی رحمت آپ پر نازل ہوتی رہے) نے ایک موقع پر احباب کو "الفضل" کے بارہ میں درج ذیل الفاظ میں نہایت موثر اور پر زور انداز میں تحریک فرمائی۔

"اے احمدی عالمو! ادیبو! مصنفو! وجاہت والو! عہدہ دارو! مناصب عالیہ پر فائز ہونے والو! اے وکیلو! ڈاکٹرو! تاجرو! پیشہ ورو! صناعو! اور موجدو اور سائنس دانو! مورخو اور مختلف کاموں کے ماہرو! الفضل جو حضرت اقدس کا بازو ہے اسے اپنی مالی اعانت اور علمی حقائق اور نئے کارناموں سے مزین کرو اسے حضرت اقدس کا سہانا چمن سمجھ کر سرسبز گلستان تصور کرکے اپنی قلموں کے پانی سے سیراب کرو۔"

(الفضل ١٣- ستمبر ١٩٣٤ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ نصرت میں
یوم اقوام متحدہ

○ گورنمنٹ جامعہ نصرت گرلز کالج برائے خواتین میں پولیٹیکل سوسائٹی کے تحت "یوم اقوام متحدہ" کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں کالج کی طالبات نے بھرپور شرکت کی۔ اس تقریب میں طالبات کو ایک تقریری مقابلے کا موضوع دیا گیا عنوان تھا "اقوام متحدہ امن عالم کی علم بردار ہے" زیادہ تر طالبات نے موضوع کی مخالفت کی۔ طالبات نے کشمیر، بوسنیا، فلسطین وغیرہ عالمی مسائل میں اقوام متحدہ کی ناکامی کا ذکر کیا موضوع کی حمایت کرنے والوں نے کہا کہ مسائل حل کیلئے وقت چاہتے ہیں۔ تقاریر کے علاوہ طالبات کی دلچسپی کیلئے چند خاکے پیش کئے گئے۔ ایک کوئز پروگرام ہوا۔ اور فینسی ڈریس شو پیش کیا گیا۔ آخر میں پرنسپل صاحبہ نے خطاب فرمایا۔

پتہ درکار ہے

○ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں نورالحق صاحب وصیت نمبر ۱۵۲۹۷ نے پیرو غربی ضلع ڈیرہ غازی خان سے وصیت کی تھی اس کے بعد لاہور چھاؤنی چلی گئیں اور پھر دفتر وصیت سے کوئی رابطہ نہ رہا۔ لہٰذا ازراہ کرم اگر یہ خود پڑھیں یا کسی کو ان کے بارہ میں علم ہو تو فوری دفتر وصیت سے رابطہ کرے۔

بقیہ صفحہ ۱ کالم ۴

زندگی وقف کرنے کے بعد لمبے عرصے تک سندھ میں جماعت کی زمینوں پر خدمات بجا لاتے رہے۔ آپ نے لائلپور کے ایگریکلچر کالج سے باغوں کے فن پر ڈپلومہ حاصل کیا۔ ان زمینوں پر جو بڑے بڑے باغات ہیں ان میں ان کی محنت اور صلاحیت کا بھی بڑا دخل ہے حضور نے فرمایا ان کی شادی میرے دوسرے ماموں کی بیٹی سے ہوئی اور عزیز سید مطلوب احمد شاہ ان کا بیٹا اور عزیزہ عتیقہ شاہ ان کی بیٹی لندن میں ہیں۔

کراچی کی جماعت کے ایک مخلص خادم سلسلہ کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا مکرم سید سخاوت شاہ صاحب ایڈیشنل سیکرٹری اصلاح و ارشاد کراچی، سلسلہ کے بہت مخلص کارکن تھے اسی طرح حضور نے مکرم ڈاکٹر عبدالغفور صاحب اسیر راہ مولا ننکانہ کی وفات کا بھی اعلان فرمایا۔ نیز اعلان فرمایا کہ جمعے اور عصر کی نماز کے بعد ان کا جنازہ پڑھا جائے گا۔

محترم مسعود مبارک شاہ صاحب

محترم مسعود شاہ صاحب کی عمر ۴۷ سال تھی۔ آپ دل کے مریض تھے ۲۱۔ جنوری ۱۹۹۴ء کی صبح معمول کے مطابق سو کر اٹھے چائے وغیرہ پی۔ نماز کے وقت ان کو دل کی تکلیف ہوئی۔ فوراً ہسپتال لے جایا گیا۔ مگر آپ کی وفات ہو گئی۔ وفات کا وقت اندازاً" صبح ۶ بجے کا تھا۔

محترم مسعود مبارک شاہ صاحب قریباً ۱۵ سال تک اسسٹنٹ سیکرٹری اور پھر سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ رہے۔ ۱۹۸۵ء سے ناظر مال خرچ مقرر ہوئے اور تادم وفات اس وقیع عہدے پر قائم رہے۔ اس وقت بھی آپ مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کے رکن تھے۔

محترم میاں عبدالحی صاحب کی تدفین

محترم میاں عبدالحی صاحب کی وفات ۱۹ جنوری ۱۹۹۴ء کو لاہور میں ہوئی۔ اسی روز آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ ۲۰۔ جنوری کو بعد نماز ظہر بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ جنازہ کے بعد بعض عزیزوں کی آمد کی وجہ سے کچھ دیر انتظار کیا گیا۔ اور بعد مغرب بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں تدفین عمل میں آئی۔ جہاں پر محترم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی۔

احباب کرام سے محترم میاں صاحب موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ ۱ کالم ۳

والوں کی مدد کریں۔

حضور ایدہ اللہ کی صاحبزادی محترمہ مونا کریم صاحبہ نے ۵۰۰ پونڈ کا تحفہ پیش کیا۔

ایک بچے عطاء المنعم نے اپنی آمین میں جمع ہونے والی رقم پانچ ہزار روپے احمدیہ ٹی وی کے لئے تحفہ دیئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس عزیز کو بڑی رقم آمین پر ملی ہے۔ اور وہ اس کو بڑے اچھے مصرف میں لایا ہے۔

مکرمہ سلمیٰ جاوید صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد صاحب جاوید نے جو محترم صوفی غلام محمد صاحب کی پوتی ہیں۔ ۵۰۰ روپے کا تحفہ دیا ہے۔ محترم صوفی غلام محمد صاحب ماریشس کے پہلے احمدی مربی تھے۔

ایک خاتون نے لکھا کہ آج سے ٹھیک سو سال پہلے ۱۸۹۴ء میں احمدیت کی صداقت کے لئے چاند اور سورج نے گواہی دی آج سو سال بعد آسمان سے احمدیہ ٹیلی ویژن کا پروگرام آفتاب صداقت بن کر چمک رہا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس نکتے پر بہت پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ اور فرمایا کہ احمدیوں کو بہت اچھے نکتے سوجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آسمان سے یہ روحانی رزق اتارتا ہے۔

جماعت شارجہ کی طرف سے ۷۰۰۰ پونڈ کا تحفہ پیش کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ جو لفظ تحفے کا ہم بول رہے ہیں۔ اس میں خاص بات ہے کہ قرآن کریم میں اللہ کے لئے جس قسم کی مالی قربانی کا ذکر ہے اس میں ایک اللہ کے حضور قرضہ حسنہ ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ قرض سے یہ مراد نہیں کہ جس طرح دنیا میں کوئی شخص قرض مانگتا ہے تو اس کو ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح سے اللہ کو کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ قرض دینے والا اتنا ہی واپس کرتا ہے۔ لیکن اللہ فرماتا ہے کہ وہ بہت بڑھا کر واپس کرے گا۔ دین کی ضرورت کے لئے اللہ جو تم سے لے گا وہ تمہارے لئے فضلوں اور برکتوں کا موجب ہو گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم اعلیٰ درجے کی نیکی کو اس وقت تک نہیں پا سکتے جب تک تم اپنی پیاری چیز میں سے اللہ کے لئے خرچ نہ کرو۔ جو ہمارا پیارا ہے اس کی خاطر پیاری چیز ہی دی جاتی ہے۔ نماز میں اس بات کو بیان کیا جاتا ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ التحیات للہ۔ تمام مالی قربانیاں اللہ کے لئے ہیں۔

حضور نے فرمایا تحفہ اور قرض کے مضمون میں فرق یہ ہے کہ قرض بڑھا کر بھی دیا جا سکتا ہے۔ ہر شخص اپنی حیثیت اور توفیق کے مطابق بغیر طلب کے اللہ کے حضور اپنی قربانی پیش کرتا ہے۔ اس لئے اس کو میں چندہ نہیں کہتا تحفہ کہہ رہا ہوں۔ آج کل جو قربانی احباب جماعت کر رہے ہیں یہ اللہ کی رحمانیت کا ظہور ہو رہا ہے۔ جو اللہ کی راہ میں دے رہے ہیں ان کے مال میں اللہ غیر معمولی برکت دے گا۔ دے گا کیا دے رہا ہے۔

حضور نے فرمایا اتنا کچھ احباب نے تحفہ میں دیا ہے کہ دو سال قبل اس کا وہم وگمان بھی نہ تھا۔ اس لئے اس تحفے کو شاید شکرانہ کہنا بھی زیادہ مناسب ہو گا۔ ہر تحفہ جو خدا کے حضور پیش کیا جائے گا۔ اللہ کی طرف سے اس کا بہت بڑھ چڑھ کر جواب آئے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے خواجہ کلب کی طرف سے مبارکباد کا ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا خواجہ کلب سے مراد یہ ہے کہ جب ہم صبح کو سیر کے لئے جاتے تھے تو ایسے لوگ دریافت ہوئے جو کھیل کے وقت پہلے مقابلے میں بہت زیادہ پوائنٹس حاصل کرتے تھے اور پھر ہر مقابلے میں پہلے سے کم درجے پر آنا شروع ہو جاتے تھے۔ اس طرح کے خواجہ صاحبان اور بھی دریافت ہوئے اور یہ ایک کلب بن گیا جن کے پھر آپس میں ڈنر بھی ہوتے ۔ ڈنر میں لطائف بھی ہوتے۔ شعروشاعری بھی۔ اللہ کے ذکر کے قصے بھی چلتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے انہیں کہا کہ میں آپ کے ڈنر میں شامل نہیں ہوں گا کیونکہ میں نے تو اوپر جانا ہے۔

محترمہ صدیقہ طاہرہ صاحبہ نے جرمنی سے پیغام بھیجا کہ نئے سال کا بے نظیر تحفہ پیش کرنے پر ہم سب کی طرف سے مبارکباد۔

تہ گڑی ضلع گوجرانوالہ سے پیغام آیا اس جماعت میں ۳۲ رفقائے حضرت مسیح موعود تھے۔ ان سب کی طرف تحفہ پیش کیا گیا۔

ایک صاحب نے لکھا کہ سیٹلائٹ کے اس پروگرام کا سنا تو اتنی خوشی ہوئی جس طرح اندھیرے کمرے میں لائٹیں جلا دی جائیں۔ ہمارے خلاف لوگوں کے خیال کیا تھے۔ اور اللہ نے ہمیں کیا کر دکھایا۔!!!

ایک جرمن احمدی خاتون نے اپنی والدہ کی طرف سے ایک ہزار جرمن مارک کا تحفہ پیش کیا۔ اور اپنی بے حد خوشی کا اظہار کیا۔ آخر میں حضور نے فرمایا اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ بے حد خوشی ہو رہی ہے۔

For All Kinds Of Jewellery
SHARIF GOLD SMITH
Rabwah. ☎ 649

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 22 - جنوری- 1994ء
دھوپ نکل رہی ہے۔ سردی کم ہے۔ درجہ حرارت کم از کم 5 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ مظفر گڑھ کے قصبہ شہر سلطان کی مسجد جعفریہ میں نماز جمعہ کے وقت نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے ہینڈ گرینیڈ سے حملہ کر کے چار نمازیوں کو شہید اور ۲۰ سے زائد کو زخمی کر دیا۔ نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے بم پھینکنے کے بعد کلاشنکوف سے فائرنگ بھی کی۔ ۱۲ شدید زخمیوں کو ملتان منتقل کر دیا گیا ہے۔ باقی زخمیوں کو سول ہسپتال علی پور میں طبی امداد دی جا رہی ہے۔ بعض ذرائع نے بتایا ہے کہ پولیس نے ملزموں کا کھوج لگا لیا ہے۔ ابتدائی طور پر ایک درجن سے زائد افراد کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ قصبہ شہر سلطان میں سخت خوف و ہراس پایا جاتا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب کے پرنسپل ایڈوائزر مسٹر فیصل صالح حیات نے کہا ہے کہ "اتفاق سول سروسز" کے ملازم بن جانے والے افسروں کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ دیانتدار افسروں کا احترام کرتے ہیں لوٹ مار کرنے والے افسروں کے خلاف تحقیقات شروع ہو چکی ہے ۳۱۔ جنوری کی ڈیڈ لائن ختم ہونے کے بعد ہونے والے جرائم کا ذمہ دار متعلقہ ضلع کا ڈپٹی کمشنر اور ایس پی ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ پولیس سے لوگوں کا اعتماد اٹھ گیا ہے تھانے خوف و دہشت کی علامت بن گئے ہیں۔

○ پاکستان بنگلہ دیش اور ترکی کی وزرائے اعظم اگلے ماہ بوسنیا کا دورہ کریں گی۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو ناقابل اعتبار ہیں ان سے مذاکرات کرنے والے ہر شخص کو پچھتانا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم ہمیں اپنے گھر کا ملازم یا ہاری نہ سمجھیں یہ ان کی بھول ہے کہ ان کے بلانے پر ہم بھاگتے ہوئے چلے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سابق صدر غلام اسحاق، علماء اور چند سیاسی جماعتیں بھی پچھتانے والوں میں شامل ہیں۔ وہ بگڑے ہوئے وڈیرے کی زبان استعمال کرتی ہیں۔ وہ ہر سانس میں مختلف باتیں کرتی ہیں انہوں نے کہا کہ جسٹس نسیم حسن شاہ کو قومی اسمبلی بحال کرنے کی وجہ سے کرکٹ بورڈ کی سربراہی سے ہٹایا گیا ہے۔ پیپلز پارٹی نے پہلے بھی ایک جج کو ہتھکڑی لگا کر عدالت سے باہر کھینچا تھا۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم اقتصادی بہتری کے لئے مشکل فیصلوں سے گریز نہیں کریں گے۔ سابقہ حکومت کی پالیسیوں نے اقتصادی انتظامات میں رخنے پیدا کئے ہیں پیلی ٹیکسیوں کی سکیم کے لئے بینکوں سے جبری قرضے لئے گئے۔ موٹروے جیسے منصوبے عام لوگوں پر رعب ڈالنے کے لئے بنائے گئے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو اور مرتضیٰ بھٹو کے درمیان کراچی میں ایک خفیہ ملاقات کی خبر ایک اخبار نے شائع کی ہے اس میں بیگم بھٹو بھی شریک تھیں۔ اس ملاقات میں جائیداد اور سیاسی محاذ آرائی سمیت اہم تنازعات پر تصفیہ طے پا گیا ہے۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ "ظالمو! قاضی آ رہا ہے" کے اشتہارات نے ووٹروں کو بھگا دیا اور وہ ووٹ ڈالنے ہی نہیں آئے۔ انہوں نے کہا کہ ووٹر سمجھے کہ قاضی ان کے خلاف آ رہا ہے۔ قاضی حسین احمد کروڑوں روپے کے لوٹ کے مال میں ہمیں بھی شریک کر لیتے تو ہم انہیں کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور پہنچا دیتے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف رنجیت سنگھ کا بدل ہیں وہ ابھی زمین پر نہیں اترے۔ انہوں نے کہا کہ گناہ گاروں کو ضرور سزا ملنی چاہئے لیکن سیاسی انتقام کسی کو راس نہیں آئے گا۔

○ اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین مولانا کوثر نیازی نے کہا ہے کہ تیرہ سو قوانین کو اسلامی بنانے کی سفارشات چھ ماہ میں پیش کر دی جائیں گی۔

○ سنٹرل جیل گوجرانوالہ پر وزیر اعلیٰ پنجاب کے مشیر مسٹر غلام عباس نے چھاپہ مارا۔ عملے میں بھگدڑ مچ گئی۔ صوبائی مشیر نے ناقص آٹے کی سپلائی کا ٹھیکہ منسوخ کرنے کا حکم دیا۔ ۶۵۰ قیدیوں کی جیل میں ۲۶۰۰ قیدی ٹھونسے گئے ہیں۔ ایک قیدی پانچ سال سے قید ہے اور کبھی مجسٹریٹ کے روبرو پیش نہیں کیا گیا۔ فاضل صوبائی مشیر نے معمولی جرائم میں کئی سالوں سے قید قیدیوں کی رہائی اور ان کے مسائل حل کرنے کے لئے خصوصی کمیٹی تشکیل دی اور مجسٹریٹ کو ہدایت کی کہ جیل کے اندر عدالت لگائیں اور ایسے تمام افراد کی جیل کے اندر ہی ضمانتیں لیں۔ قیدی جو ہسٹری شیٹر نہیں ان کو حکومت کی جانب سے مفت قانونی امداد فراہم کی جائے گی اور جس ملزم کو ضامن نہیں ملے گا اسے ضامن مہیا کیا جائے گا۔

○ مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی اور نواز لیگ میں کوئی فرق نہیں رہا اسٹیبلشمنٹ کو خوش کیا جا رہا ہے۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ بھٹو خاندان پر کیچڑ حسین حقانی اچھال رہا ہے۔ مسٹر حسین حقانی وزیر اعظم کے پریس سیکرٹری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر وزیر اعظم نے وزیر اعظم ہاؤس میں رہنے کی اجازت دی تو دعوت قبول کر لوں گی وہاں رہنا اعزاز ہو گا۔

○ عالمی مالیاتی فنڈ نے کہا ہے کہ چھوٹے ملکوں کا مفاد اسی میں ہے کہ وہ دفاعی بجٹ کم کر دیں۔ ادارے کے عہدیداروں نے پریس بریفنگ میں کہا کہ ہم قرضے فراہم کرنے کے لئے کسی ملک پر شرط عائد نہیں کرتے بلکہ معاشی معاملات صحیح سمت میں چلانے کے لئے رہنمائی فراہم کرتے ہیں

○ کراچی میں کورنگی کے علاقے میں آگ لگنے سے ۶۵ جھونپڑیاں جل کر خاک ہو گئیں۔ تاہم کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

○ سکھر کے قریب پولیس اور ڈاکوؤں کے درمیان مقابلے میں تین ڈاکو ہلاک ہو گئے۔ مقابلے میں ڈاکوؤں کا سرغنہ بھی مارا گیا۔ تین کلاشنکوفیں ایک ڈبل بیرل بندوق اور بہت سی گولیاں برآمد کر لی گئیں۔

○ قومی اسمبلی میں بہتر تعلقات کار کے لئے حکومت اور اپوزیشن میں سمجھوتہ طے ہو گیا ہے۔ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ اپوزیشن سے مذاکرات کے دروازے مکمل طور پر بند نہیں ہوئے وزیر اعظم کے بیان کو غلط رنگ دیا گیا ہے۔ حکومت آٹھویں ترمیم ختم کرنے کے فیصلے پر قائم ہے۔

○ افغانستان میں عارضی جنگ بندی ٹوٹ گئی ہے۔ صورت حال پر غور کرنے کے لئے ۵۔ بڑوں نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا اجلاس طلب کر لیا ہے کابل کی سڑکوں پر جنگ ہو رہی ہے۔ رہائشی علاقوں پر بمباری جاری ہے سینکڑوں مزید افراد ہلاک و زخمی ہو گئے ہیں۔ جمعہ کے روز حکمت یار کی فوجیں دوستم ملیشیا کے ساتھ لڑائی میں شریک ہو گئیں صدر ربانی کی فوجوں نے جواب میں راکٹ اور اینٹی ائر کرافٹ گنیں استعمال کیں۔ غیر ملکی طیاروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ افغان فضائی حدود میں داخل نہ ہوں۔ افغان دار الحکومت کے بیشتر مقامات پر جمعہ کی نماز بھی ادا نہ ہو سکی۔ تمام فریقوں نے جنگ بندی کے لئے اقوام متحدہ، پاکستان، ایران اور سعودی عرب کی اپیل مسترد کر دی ہے

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بار عایت
بہتر تشخیص —— مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون ۳۴۱۳۴

ہاضمہ اور پیٹ کی تکالیف کا فوری علاج
DIGESTIN (TABLETS) ڈائی جسٹین
مستقل شفاء کیلئے ڈائی جسٹین کے ساتھ اونچی طاقتوں کے چار چار کیپسولز کی متعلقہ کیورز (CURES) کا استعمال بفضلہ تعالیٰ شاندار نتائج پیدا کرتا ہے۔ مثلاً پیٹ درد، گیس، ہوا، قبض اور بواسیر والے مریض کو ڈائی جسٹین کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل کیورز اکٹھی استعمال کرانے سے بفضلہ تعالیٰ جلد شفاء ہو گی
FLATULENCE CURE 20/- گیس کیور COLIC CURE 20/- پیٹ درد کیور
PILES CURE 20/- بواسیر کیور CONSTIPATION CURE 20/- قبض کیور
لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ پاکستان کے بڑے شہروں میں سٹاکسٹ موجود ہیں
کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ فون: ۷۷۱ ۶۰۶

پتہ

کامیاب علاج
ہمدردانہ مشورہ
نوجوانوں کی امراض اور نفسیاتی بیماریاں
بیرون جات کے مریض اپنے تفصیلی حالات لکھ کر دوا منگوا سکتے ہیں۔

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ
دوا مدبر بہ پہلو دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
فون ۲۱۴۳۴ ۲۲۴۳۴